جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۹ رجب ۱۳۶۵ھ | ۱۰ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۳۵

مدینۃ المسیح

لاہور ۹ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل ۱/۲ ۷ بجے صبح روانہ ہو کر ۱۱ بجے کے قریب بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے۔ کئی روز سے حضور کو دانتوں کی تکلیف تھی۔ کل ایک دانت نکال دیا گیا۔ جس کی وجہ سے رات بھر تکلیف رہی۔ آج بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مسوڑھوں میں درد محسوس ہو رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آج حضور نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں سیرت النبیؐ کے جلسہ میں ایک گھنٹہ بیس منٹ تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ سارا ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ جناب مسٹر سی۔ ایل آنند پرنسپل لاء کالج لاہور جلسہ کے صدر تھے۔

قادیان ۷ ماہ احسان۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور اسہال کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آریوں کا مذہبی لحاظ سے خاتمہ
اور
مولوی ثناء اللہ صاحب
(از ایڈیٹر)

معلوم نہیں مولوی ثناء اللہ صاحب میں ارذل العمر کو پہونچ جانے کی وجہ سے اب سوچنے سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رہی۔ یا عادی عمر بے جا متعصب اور ہٹ دھرمی سے کام لینے کے باعث حق و صداقت کے خلاف کہنا ان کی عادت ثانیہ بن گئی ہے۔ کہ اب وہ جو کچھ لکھتے ہیں سراسر دور از عقل و فکر ہوتا ہے۔

حال ہی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کا جو آپ نے اسلام کے مقابلہ میں ہندو دھرم کے شکست فاش کھانے اور ہندوؤں کے اپنے دھرم سے متنفر ہوتے جانے کے متعلق فرمائیں ذکر کرتے ہوئے خود آریوں کی شہادتوں سے یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ وہ پوری ہوتی جا رہی ہیں۔ مولوی صاحب کو اس سے ناقابل برداشت صدمہ پہنچا۔ اور اس کی تردید کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر تردید میں کوئی معقول بات کہاں سے لاتے۔ اس لئے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ محض عادت سے مجبور ہو کر لکھا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون مندرجہ "اہلحدیث" ۷ جون کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کے ان الفاظ پر رکھی ہے کہ

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا"

ان الفاظ کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الفاظ ان متعصب آریوں کے متعلق رقم فرمائے جو اس زمانہ میں نادانستہ طور پر اپنے دھرم کی حمایت میں بڑے جوش و خروش کا اظہار کر رہے تھے۔ اور اس قسم کے دعوے کرتے تھے۔ کہ ہم مکہ مدینہ میں اوم کے جھنڈے گاڑینگے۔ اسلام کو مٹا کر ویدک دھرم قائم کرینگے اور تمام مسلمانوں کو آریہ بنا کر چھوڑینگے۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں میں نہ تنظیم تھی نہ جوش نہ مقابلہ کی طاقت تھی۔ نہ مدافعت کی اہلیت اس لئے ان میں مایوسی اور گھبراہٹ پھیل رہی تھی۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض لوگ آریوں کے جال میں پھنسنا شروع ہو گئے تھے۔ اور آریوں کے پرچارک جگہ جگہ اسلام پر حملے کرتے تھے۔

ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ بالا الفاظ میں اسلام کے مقابلہ میں آریوں کی مذہبی میدان میں ناکامی کی پیشگوئی فرمائی۔ اور آج اور تو اور خود آریوں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ آریہ سماج کی تعلیم روز بروز مٹتی جا رہی ہے۔ خاصکر پڑھے لکھے لوگ آریہ دھرم سے متنفر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں بیسیوں شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اس وقت صرف چند الفاظ ملاحظہ ہوں آریہ سماجی اخبار "آریہ ویر" ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء نے لکھا ہے۔

"آریہ سماج دھارمک روپ (مذہبی شکل) میں ختم ہو چکا ہے"

پروفیسر رام دیو صاحب نے لکھا ہے۔

"آریہ سماج ذات پات کے جھمیلے میں پھنس کر موت کی اور (طرف) جا رہی ہے"

(ملاپ ۲ دسمبر ۱۹۴۰ء)

"آریہ ویر" ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء نے لکھا ہے آریہ سماج کھچڑی بن گیا۔ اور دیانند جی کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنے مذہب کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کریں۔ وہ اس بات کے ناقابل انکار شاہد ہیں کہ آریہ سماج بحیثیت مذہب ختم ہو چکی ہے۔ اور جب آریہ سماج بحیثیت مذہب ختم ہو گئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی صداقت میں کیا شک رہ گیا۔ کہ "ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی دکھائی نہ دیگا" یعنی اب ہندوؤں میں اپنے دھرم کے متعلق وہ جوش و خروش مفقود ہو رہا ہے۔ جو پہلے پایا جاتا تھا۔

ایسی سیدھی سادی بات کو نظر انداز کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو بچوں کی سی بات پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ گویا کوئی ہندو کہلانے والا دنیا میں باقی نہیں رہنا چاہیئے تھا۔ چنانچہ ایک اقتباس پیش کر کے لکھتے ہیں "ناظرین غور فرمائیں اس اقتباس میں ہندوؤں کا لفظ کتنی دفعہ آیا ہے۔ جو ان کے وجود ہی کا نہیں۔ بلکہ جبروتشدد کا اظہار کرتا ہے پھر یہ کیونکر کہا جائے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی ہندوؤں کے نابود ہونے کے متعلق صحیح ثابت ہوئی؟" حالانکہ وہ خود بیسیوں دفعہ لکھ چکے ہیں۔ کہ "اسلام در کتاب و مسلمان در گور ہو چکے ہیں۔ کوئی مسلمان نہیں رہ گیا۔ مسلمان ختم ہو چکے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر باوجود اس کے وہ آئے دن مسلمانوں کو مخاطب بھی کرتے رہتے ہیں۔ کس قدر ناانصافی اور ناحق کوشی ہے کہ اپنے اس قسم کے الفاظ کا جو مفہوم لیتے ہیں۔ یعنی یہ کہ مسلمان مذہبی طور پر مردہ ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہندوؤں کے متعلق ایسے الفاظ کا یہی مطلب نہیں لیتے۔ اور پھر اس بددیانتی کو فخر کے ساتھ پبلک میں پیش کر کے خواہ مخواہ ہوتے ہیں۔ اور اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اسلام کے مقابلہ میں کفر کی نامردانہ اور ناجائز رنگ میں حمایت کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ چونکہ وہ اسلام کی ترقی اور غلبہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اس لئے ایسی حرکات ان

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب

جماعت احمدیہ قادیان کا عظیم الشان جلسہ

قادیان ۹ راحسان - آج یوم سیرت النبیؐ منانے کے لئے صبح ۷½ بجے ایک عظیم الشان جلسہ مسجد اقصٰی میں منعقد ہوا۔ جس میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدارت کے فرائض جناب مولوی عبد الرحیم صاحب دردؔ ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت نے سرانجام دیئے۔ احباب کثرت کے ساتھ اس میں شریک ہوئے۔ مقامی مدارس اور دفاتر میں اس تقریب کے سلسلے میں تعطیل کی گئی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نظم سے کیا گیا۔ مختلف تقاریر کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو عربی اور فارسی منظوم نعتیہ کلام پڑھا جاتا رہا۔ صاحب صدر نے مختصر الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سیاسی تدبر" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ دور حاضرہ میں لفظ سیاست دھوکہ فریب اور چالبازی کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل سیاست کا مطلب دنیا کے معاملات کو انصاف اور سچائی کے ساتھ طے کرنے کے ہیں۔ اور ان معنوں کی رو سے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سیاسی تدبر اس درجہ عدیم النظیر تھا۔ کہ یورپ کے متعصب مورخین بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکے۔ اسی پاکیزہ سیاسی تدبر نے عرب کے شتربانوں کو جہانبان بنا دیا۔ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مختلف معاہدوں کی مثال دیتے ہوئے ثابت کیا کہ حضورؐ نے جس قدر معاہدات غیر مسلموں سے فرمائے۔ وہ سب کے سب عدل و انصاف کے حامل۔ مسلمانوں کے بہترین مفاد کے ضامن اور بہترین سیاسی تدبر ظاہر کرنے والے تھے۔

مولوی شریف احمدؐ صاحب امینی مولوی فاضل نے اپنی تقریر میں اسلامی حکومت کے فرائض کی تفصیل پیش کی اور بتایا کہ حقیقی اسلامی حکومت کے اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل فرائض مقرر فرمائے ہیں :- (۱) رعایا کے لئے کھانے پینے رہنے اور پہننے کا سامان مہیا کرنا (۲) جان مال اور عزت کی حفاظت (۳) حقیقی جمہوریت اور آزادئ رائے کا قیام (۴) غیر مسلموں کے ساتھ عدل و انصاف (۵) مذہبی آزادی۔

قریشی محمدؐ نذیر صاحب ملتانی مولوی فاضل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معاہدات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس قدر معاہدات کئے۔ وہ تمام نہایت پر حکمت تھے خواہ عارضی طور پر کچھ تکلیف بھی برداشت کرنی پڑے۔ لیکن بہرحال ان معاہدوں کی نہایت سختی کے ساتھ پابندی فرمایا کرتے تھے۔

پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے تقریر کرتے ہوئے جنگ کے متعلق اسلام کے احکام پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام کے نزدیک جہاد اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ :- (۱) مذہبی طور پر جبر کیا جا رہا ہو۔ (۲) ظالم کو ظلم سے روکنا مقصود ہو۔ (۳) جنگ کی ابتدا فریق مخالف نے کی ہو۔ (۴) واجب الاطاعت امام کی قیادت موجود ہو۔ جنگ کے دوران کے لئے قرآن مجید نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان کی رو سے ایک اسلامی لشکر کبھی بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں اور جنگ پر نہ جانے والوں کو قتل نہ کرے گا۔ اگر فریق مخالف کسی مرحلہ پر بھی صلح پر آمادہ ہو۔ تو فوراً صلح کر لی جائے گی۔ بے خبری میں کبھی حملہ نہ کیا جائے گا اور معاہدہ کی سختی کے ساتھ پابندی کی جائے گی۔

سردار حکم سنگھ صاحب آف قادیان نے پنجابی زبان میں مختصر تقریر کی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے حضور کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مبلغ اعظم کی حیثیت میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے لفظ تبلیغ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغ کا دائرہ تمام انبیاء سے زیادہ وسیع تھا۔ تبلیغ کا کوئی طریق اور کوئی شق ایسی نہیں۔ جسے آپؐ نے اختیار نہیں فرمایا۔ غرباء میں تبلیغ فرمائی۔ امراء میں تبلیغ فرمائی۔ بادشاہوں تک کو بذریعہ خطوط اسلام کا پیغام پہنچایا۔ لوگوں کے گھر جا کر اور انہیں اپنے ہاں بلا کر تبلیغ کی۔ اپنی تمام طاقتیں اور تمام اموال اسی راہ میں خرچ کر ڈالے۔ پھر صحابہ کرام کی ایسے رنگ میں تربیت فرمائی۔ کہ وہ بہترین مبلغ بن سکیں۔ جناب مولوی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طرز تبلیغ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت درد اور سوز کے ساتھ مخلوق کی ہدایت کے لئے دعا فرماتے رہتے۔ اور دوسری طرف لوگوں کو ایک شفیق اور مہربان باپ کی طرح سمجھاتے۔

مولوی حافظ مبارک احمدؐ صاحب نے ایام قحط کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایات بیان کرتے ہوئے بتایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک طرف تو انسانی ہمدردی اور غرباء اور مساکین کی مدد کرنے کی بارہا تلقین فرمائی ہے۔ اور دوسری طرف تاجروں کو خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ اگر تنگی کے ایام میں اس خیال سے غلہ روک رکھینگے۔ کہ مہنگا ہونے پر فروخت کیا جائے۔ تو یہ اتنا بڑا گناہ ہوگا۔ کہ بعد میں اگر سارا مال بھی بطور کفارہ دے دیا جائے۔ تو اس گناہ کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ اسلام میں کم خوری کی عادت ڈالنے۔ پڑوسیوں کی مدد کرنے اور زراعت پیشہ لوگوں سے محبت کے تعلقات قائم کرنے کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔ نیز دیانتدار تاجر کے لئے بہت بڑے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو قحط کی تکالیف بہت کم ہو سکتی ہیں۔

جناب قاضی محمدؐ نذیر صاحب لائلپوری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سادہ زندگی پر تقریر فرمائی۔ آپؐ نے بتایا کہ حضورؐ سادگی کا مجسمہ تھے۔ بادشاہت حاصل تھی۔ لیکن پھر بھی حالت یہ تھی کہ نہ تخت ہے نہ محل ہے نہ تاج ہے بلکہ پہلے کی سی ہی سادہ زندگی ہے۔ حضورؐ نے دنیوی اموال اور نعماء کو کبھی اپنے یا اپنے خاندان کے لئے صرف نہیں فرمایا۔ کھانے۔ پینے۔ رہنے سہنے غرض زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی نمایاں تھی۔ کیونکہ حضورؐ اپنے وجود سے کل دنیا کے لئے ایک بہترین نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپؐ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس زندگی کے متعدد واقعات بطور مثال بیان فرمائے۔ آخر میں جناب قاضی صاحب نے فرمایا۔ کہ احمدیت اور اسلام کی ترقی اس امر کی متقاضی ہے۔ کہ ہم حضور کی سادہ اور تکلف سے پاک زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اور اس طرح اپنے اموال کا زیادہ سے زیادہ حصہ خدمت دین کے لئے وقف کر دیں۔

بالآخر صاحب صدر نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا دنیا میں ایک شخص میں تبدیلی پیدا کرنا بھی انسان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان قوت قدسیہ کا کمال تھا۔ کہ آپؐ نے عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ جو دنیا کے اکثر علاقہ پر حاوی ہے۔ اور جو صدیوں سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگی میں ایک نیک تغیر پیدا کرنے کا موجب ہو رہا ہے۔ آخر میں آپ نے ان جلسوں کے انعقاد کی غرض و غایت بتاتے ہوئے احباب کو تلقین کی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے یہ واقعات محض سننے سنانے کے لئے نہیں بلکہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے دعا

قادیان ۹ رجون - صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؐ صاحب) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اسقاط نہیں ہوا بلکہ پورے ۹ ماہ کی مردہ لڑکی پیدا ہوئی۔ جو قریباً پندرہ بیس روز پیٹ میں مردہ حالت میں رہی اور اسی وجہ سے خطرات بہت بڑھ گئے۔ بچہ کی پیدائش کے بعد سے بخار ہے اور گھبراہٹ بے حد ہے ڈاکٹری اصول کے مطابق دس روز تک حالت تشویشناک رہنے کا خطرہ ہے۔ آج بخار اور گھبراہٹ زیادہ ہے۔ یہ تیسرا بچہ اسی طرح مردہ پیدا ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدیت ایک مقدس شعلہ ہے جو علما کے غلط افکار کو جلانے کے لئے آسمان کی بلندیوں سے بھیجا گیا ہے

رسالہ "معارف" کے ایک مضمون نگار صاحب نے اپنے ایک مضمون میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ کوئی جدید نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نبوت کے فرائض اللہ تعالےٰ نے امت ہی میں سے ایک گروہ یا جماعت کے سپرد کر دیئے ہیں۔

داقعی موجودہ عالمان دین کے بھٹکنے کی حالت قابل رحم ہے۔ یہ محض بعثت نبی کی ایک عظیم حقیقت کو جھٹلانے کے لئے نظام اسلام کو درہم برہم کر رہے ہیں اور بے بنیاد دلائل پیش کر رہے ہیں۔ وہ قرآن مقدس کی ہمیشہ جاری و ساری رہنے والی آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ لیکن بعثت نبی کو نہیں مانتے۔ وہ مسلمانوں کے موجودہ انتشار خون کی بدحالی اور قرآن سے عملی دوری کو دیکھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی آواز دل کو بھی بے اثر پاتے ہیں۔ لیکن ایک آسمانی طاقت کے نزول سے انکار کرتے ہیں۔ وہ قرآن حکیم کی بعثت انبیاء سے متعلق سیدھی سادی آیات کو پیچیدگیوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اور فرائض نبوت کی ادائیگی کے لئے خود ساختہ نظریئے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ختم نبوت کے غلط نظریئے کو مسلم عوام کے دماغ سے ہٹنے نہ دیں۔

آخر موجودہ علما نے دین بعثت انبیاء کی کھلی ہوئی حقیقت کو کیوں نہیں مانتے؟ یہ ایک غور طلب سوال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ کسی امتی نبی کی بعثت کو تسلیم کر لیں تو موجودہ مسلمانوں میں ان کی اپنی شخصیت کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر وہ کسی آسمانی برگزیدہ کے قرآنی تعلیم سے متعلق حتمی اور قطعی خیالات مان لیں۔ تو وہ اپنی ہستی کو کھو بیٹھیں۔

مسلم عوام کی بدحالی اور اسلامی تعلیم سے دوری کے واحد ذمہ دار موجودہ علماء ہیں۔ جو مسلمانوں کے دماغوں میں ختم نبوت کے غلط نظریئے کو زیادہ سے زیادہ راسخ کر رہے ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ اپنے لئے لیڈرشپ اور وسیع شہرت حاصل کر سکیں۔ بلا شبہ موجودہ علماء کا یہ شہرت طلبی اور ذاتی غرض ایک گناہ عظیم ہے۔

شہرت طلبی۔ غیر فانی نام کا حصول۔ لیڈرشپ اور اکابر پرستی موجودہ زمانہ کی بے شمار اخلاقی اور روحانی بیماریوں میں سے ایک بڑی بیماری ہے۔ آج مسلمانوں میں جو شخص اپنے میں قوت فکر و تحریر کی کسی حد تک مقدار پاتا ہے وہ قرآن کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے خیالات اور نظریات پیش کرتا ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں میں مزید فساد اور انتشار پھیلانے کا موجب بنتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ دنیا میں اخلاقی اور روحانی زوال اسی وقت آتا ہے۔ جب کسی آسمانی کتاب کی اصل تعلیم انسانوں کی نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ اور کسی آسمانی کتاب کی اصل تعلیم اسی وقت بگڑتی ہے۔ جب مختلف انسان اس میں تصرف کرتے ہیں۔ اور اسے اپنی دنیوی نظر سے دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس آسمانی کتاب کی تعلیم کو پرکھنے کے لئے کوئی معیار سامنے نہیں رہتا۔

یورپ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اہل مغرب نے انجیل کی ظاہری اور باطنی شکل بگاڑ دی۔ جب اہل یورپ کے سامنے کوئی آسمانی معیار تعلیم نہ رہا تو وہاں ہزاروں ہنگامی فکر و خیال پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے انسانوں کے لئے ایک علیحدہ راستہ تراشا۔ ہر فلسفی۔ ہر مفکر اور ہر مصلح نے حیات انسانی کے لئے اپنے دماغ کے تراشے ہوئے نئے نظریئے۔ نئے خیالات اور نئے نظام پیش کئے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج یورپ میں ہوس رانی۔ انتشار خیالات اور اکابر پرستی کا دور دورہ ہے۔ اور آج اہل مغرب۔ اپنی فکری جدوجہد۔ نئے خیالات اور نئے فلسفوں اور عظیم کلچر و تہذیب کے باوجود ایک آسمانی برگزیدہ ہستی کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ جو ان کے دماغوں کو ایک مرکز خیال پر لائے۔ اور ان میں دحانیت پھیلائے۔ آج عالم اسلام پر بھی وہی حالت طاری ہے۔ جو یورپ پر۔ علمائے اسلام قرآن کو اپنی اپنی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اپنے پیش کئے ہوئے خیالات اور آراء منوانے کے لئے اپنی اپنی پارٹیاں بنانے میں مصروف ہیں تا اس طرح وہ عالم اسلام میں ایک مصلح یا مفکر کی حیثیت سے نام حاصل کر سکیں۔ ان کے پیش نظر خدمت اسلام نہیں بلکہ مسلمانوں کی لیڈرشپ۔ وہ اچھے مصنف۔ ادیب۔ مقرر اور عربی گرامر کے متبحر عالم ہیں۔ لیکن مصلح نہیں جو خود بھٹکے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے تراشے ہوئے خیالات اور نظریات کو قرآن کے نظریات بنا کر اسلام کی مکمل اور درخشاں تعلیم پر بدنما دھبے لگا رکھے ہیں۔ وہ دوسروں کو راہ راست پر کس طرح لا سکتے ہیں۔ اور قرآن کی اصل تعلیم کو کس طرح انسانوں کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔

حقیقی مصلح کے لئے ضروری ہے کہ اسے شدید ترین مخالفت کا سامنا کرنا پڑے لیکن اس مخالفت کی تیز و تند موجیں اس کی پیشقدمی کو نہ روک سکیں۔ حقیقی جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا بانی اللہ تعالےٰ کی طرف سے قوت اصلاح لے کر آئے۔ اور قرآن کو اسی نظر سے دیکھے جس نظر سے اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا۔ حقیقی مصلح کے لئے ضروری ہے کہ وہ مذہبی دنیا اور عالم انکار کے لئے زلزلہ بن جائے۔ اور اسلام کے آخری مکمل اور فطری مذہب کا سکہ دوبارہ مشرق و مغرب میں بٹھائے۔ حقیقی مسلمان جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے افراد متقی اور باخدا ہوں۔ قرآن پر عامل ہوں۔ اور اس کے ایک ایک لفظ کو غیر منسوخ اور دائم النفوذ سمجھیں۔ ان کی دعاؤں میں انتہائی گریہ وزاری ہو۔ پھر حقیقی مصلح جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے افراد رات دن اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے جتن سوچتے رہیں۔ ان کی زندگیاں ایک مذہبی جنون سے پُر ہوں۔ ان کی نمازیں معراج اصغر کا درجہ رکھتی ہوں۔ جو انہیں دنیا میں غالب اور فاتح بنا دیں۔ اسی طرح حقیقی مصلح جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے افراد اپنے گھروں کو چھوڑ کر تبلیغ حق کے لئے دنیا کے دور دراز ملکوں میں جال کی طرح پھیل جائیں۔ ان پر دنیا کی کوئی رنگینی کوئی نعمت اثر نہ کرے۔ انہیں عہد حاضر کے خیالات و نظریات کلچر و تہذیب سیاست اور دنیوی سلطنتوں کے حصول کی عالمگیر خواہش اپنی طرف نہ کھینچ سکے۔ علمائے اسلام اور مسلم عوام کو ایک گہری نظر ڈالنے پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس وقت احمدیہ جماعت کے سوا مسلمانان عالم میں ایسی کوئی مصلح جماعت موجود نہیں۔

اگر مضمون نگار صاحب کے خیال کے مطابق ایک جماعت فرائض نبوت ادا کر سکتی ہے۔ تو کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ ایسی جماعت کب قائم ہو گی۔ آج مسلمانان عالم کی حالت انتہائی طور پر گر چکی ہے لیکن ابھی تک وہ مصلح جماعت قائم نہیں ہوئی صاحب موصوف اس قدر بھولے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ وہ ان مسلمانان عالم کو ہمخیال بنا کر انہیں روحانی اور اخلاقی طور پر بلند کرنا ایک آسان کام سمجھتے ہیں۔ جو بے شمار فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور جن پر عامل قرآن ہونا بھاری ہو چکا ہے۔ فرائض نبوت ادا کرنے والی کسی مصلح جماعت کے لئے قطعی طور پر ناممکن ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی اصلاح کر سکے۔ اور انہیں ایک مرکز خیال پر لا سکے۔ کیونکہ اس جماعت کے بانی اور دوسرے فرقوں اور گروہوں کے راہنماؤں میں اتحاد خیال و عمل نہیں ہو سکتا۔ کسی فرقے کا راہنما یا عالم اپنی لیڈرشپ یا شخصیت کو چھوڑ کر اپنے کو دوسری جماعت میں مدغم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ وہ دوسرے عالموں اور مذہبی لیڈروں کو اپنے راستے پر چلانا چاہتا ہے۔

مسلمانوں کی یہی وہ پیچیدہ حالت ہے جس کی اصلاح کے لئے بعثت نبی کی ضرورت ہے جو اس وقت کے تمام رہنمایان فکر و خیال اور مذہبی علماء کے غلط راستوں سے علیحدہ ایک راستہ یعنی صراط مستقیم بنا سکے۔ اور اپنا لیڈرشپ اور عظمت شخصیت ڈھونڈنے والے علمائے اسلام کے اور ان کے پیروؤں کے دماغوں کو ایک مرکز خیال پر لا سکے۔ درحقیقت جو شخص یا جماعت خود ساختہ فرائض نبوت ادا کرنے کا دعوےٰ کرتی ہے وہ انبیاء کی عظمت کی توہین کرتی ہے۔ کیونکہ انسانوں کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کا دشوار ترین کام ہمیشہ انبیاء ہی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ یا پھر ان کے سچے متبعین۔

اس وقت اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے دو اہم ترین کام سرانجام دینے کی ضرورت ہے (۱) مسلمانوں کو صحیح معنوں میں عامل قرآن بنانا اور (۲) اسلامی تعلیم کو صداقت عظیم کے طور پر پیش کر کے دوسرے مذاہب سے تبلیغی جہاد کرنا۔ کیا اس وقت

مسلمانوں کی کوئی جماعت مسلمانوں کو عاملِ قرآن بنا رہی ہے۔ اور ان میں روحانیت پیدا کر رہی ہے؟ کیا مسلمانوں کی کوئی جماعت شب و روز تبلیغی جہاد میں مصروف ہے؟ یقیناً مسلمانوں میں ایسی کوئی جماعت نہیں۔ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے یہ دونوں اہم ترین کام خدا کے فضل و کرم سے صرف جماعت احمدیہ ہی سرانجام دے رہی ہے۔ جس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ صرف جماعت احمدیہ ہی اسلام کو غالب بنائے گی۔ اور مسلمانوں کو ایک مرکزِ خیال پر جمع کرے گی۔ انشاء اللہ۔

مضمون نگار صاحب نے فرائض نبوت ادا کرنے والی جماعت کے فرائض میں "راہِ حق میں جہاد اور فداکاری" کو شامل کیا ہے۔ لیکن تبلیغِ حق کو شامل نہیں کیا۔ اور نہ ہی مصر و عرب اور ہندوستان کے کسی عالم۔ کسی مصلح نے اس اہم عنصر کو آج تک اپنی کسی تحریک کے فرائض میں شامل کیا ہے۔ درحقیقت کوئی شخص تبلیغِ حق کی طرف کس طرح رجوع کرتا۔ کیونکہ یہ حصہ تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔

مسلمانوں کی کوئی دنیوی جماعت تبلیغ حق کا فریضہ ادا نہیں کر سکتی۔ اس وقت تبلیغ حق کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے کوئی جماعت قرآن کی اصل تعلیم کو قطعی طور پر پیش کرے۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ جماعت ایک ایسے کامل امام کی نمائندہ ہو۔ جسے مسلمانوں کے تمام فرقوں کے لوگ ماننے پر مجبور ہو جائیں اگرچہ شدید ترین مخالفت اور انتہائی تحقیق کے بعد۔ جب کوئی آسمانی کتاب رکھنے والی قوم روحانی طور پر گر جاتی ہے۔ تو اس کے علماء اپنے خیالات اور نظریات کے علیحدہ علیحدہ ادارے بنا لیتے ہیں۔ وہ کمی اور زیادتی کے ساتھ ایک دوسرے سے فکری اور نظریاتی اختلاف رکھتے ہیں۔ اس وقت خداوند عظیم اپنے ایک برگزیدہ بندے کو اصل تعلیم دے کر بھیجتا ہے۔ اور اس قوم کے تمام علماء اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کا بھیجا ہوا انسان اپنی صداقت پیش کر کے انسانوں کو اپنی طرف کھینچتا چلا جاتا ہے۔ اور لوگ اسی کی جماعت میں جذب ہوتے جاتے ہیں۔ یہی منظر موجودہ بھولے ہوئے انسانوں کی دنیا اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہے۔ جب علمائے اسلام نے انسانیت کے لئے آخری پیغام یعنی قرآن مقدس کی اصل تعلیم کو بگاڑ دیا۔ تو خداوند عظیم نے اپنے ایک برگزیدہ بندے رسول عربی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سچے فرمانبردار۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آسمانی قوتِ اصلاح دے کر بھیجا۔ جنہوں نے قرآن کی اصل تعلیم انسانوں کے سامنے رکھ دی۔ لیکن عالم اسلام کے تمام علماء ان کی شدید مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہی ان کے سچا ہونے کی دلیل تھی۔ کیونکہ یہ منظر ایک تاریخی منظر ہے۔ جسے دنیا ہر اخلاقی اور روحانی بدحالی کے دور میں دیکھ چکی ہے۔

میں "معارف" کے محترم مضمون نگار سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تعصب تقلید اور اپنے ذاتی خیالات اور آراء سے دور ہٹ کر احمدیت کا مطالعہ کریں۔ مخالف کے لئے تحقیق و فکر کی راہیں ہر وقت کھلی ہیں۔ آج مذہبی تحقیق انسانوں کے دماغوں سے اٹھ چکی ہے۔ لیکن احمدیت نے ایک دفعہ پھر مذہبی تحقیق کا دور شروع کر دیا ہے۔ احمدیت تقلید نہیں سکھاتی۔ احمدیت اپنے کسی خیال کو ذہنِ انسان میں ٹھونستی نہیں۔ بلکہ اپنے کو تحقیق اور تجربہ کے لئے پیش کرتی ہے

ثاقب زیروی

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

ایک معزز غیر احمدی کی شہادت

خان بہادر سید محمود شاہ صاحب آئی۔ پی ایم۔ بی۔ ای۔ بی۔ اے ایل۔ ایل بی کی وفات ۳۱ مارچ ۱۹۴۶ء اپنی بستی سادات کالونی واقعہ خانپور ریاست بہاولپور پنجاب میں ہوئی آپ اگرچہ احمدی نہ تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے مداح تھے۔ آپ مرحوم خان صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب غیر مبایع کے قریب ترین عزیز تھے۔ اور ان کے ذریعہ خان بہادر صاحب کو احمدیہ لٹریچر بھی اکثر پہنچتا رہتا تھا۔ اور گاہے گاہے ڈاکٹر صاحب ان سے چندے بھی لیا کرتے تھے۔ خان بہادر مرحوم محکمہ پولیس میں سندھ میں بعہدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس داخل ہوئے۔ اور بوجہ اپنی خداداد قابلیت کے پہلے ہندوستانی تھے۔ جو گورنمنٹ بمبئی کے ماتحت ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سندھ کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔ میں بھی سندھ میں جناب ڈاکٹر صاحب اور خان بہادر صاحب کے ذریعہ سے پولیس میں داخل ہوا تھا۔

خان بہادر صاحب سے گاہے گاہے دورانِ گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر خیر بھی ہوتا رہتا۔ ۱۹۱۵ء میں ایک دفعہ دورانِ گفتگو میں فرمانے لگے۔ حضرت مرزا صاحب کی قابل ذکر اور باتیں بھی تو بہت ہیں۔ مگر جس صفائی سے پنڈت لیکھرام پشاوری والی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ کہنے لگے میں ان دنوں لاہور کالج میں پڑھتا تھا۔ حضرت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کا چرچا بہت ہو رہا تھا۔ اور اس کی مثال گوسالہ سامری سے دی گئی تھی۔ سو بالکل ایسا ہی ہؤا۔ یعنی جس طرح گوسالہ سامری ذبح ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہؤا۔ اور بعد میں جلا کر اسکی راکھ دریا میں ڈالی گئی لیکھرام کے ساتھ بھی بالکل اسی طرح ہؤا۔ اول وہ قتل ہؤا۔ اور باوجود آریہ صاحبان کے ایک جم غفیر کی بڑی کوشش کے کہ اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم نہ ہو۔ مگر پھر بھی پولیس اس کی لاش کو سول ہسپتال لاہور میں اس مطلب کے لئے لے آئی۔ جہاں ڈاکٹروں نے اس کو حسب دستور چیرا پھاڑا۔ اور پھر رات بھر لاش ویسے ہی پڑی رہی اور دوسرے دن جلائی گئی۔ پھر حسب دستور اس کی راکھ دریا میں ڈالی گئی۔ فرمانے لگے۔ اس میں سب باتیں ایسی تھیں۔ جو جناب مرزا صاحب کے بس کی نہ تھیں۔ یعنی اول تو ممکن تھا۔ کہ وہ قتل نہ ہوتا اور اگر ہوتا تو اسکی لاش کو جس طرح آریوں کی کوشش تھی چیرا اور پھاڑا نہ جاتا۔ اور اگر ایسا بھی ہوتا تو پھر اس کو جلایا نہ جاتا وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ یہ ممکن تھا۔ کہ وہ کہیں دریا میں یا سمندر میں ڈوب کر مر جاتا۔ یا کسی ٹرین کے نیچے آ کر کسی اور حادثہ سے ایسی حالتوں میں اس کی موت ہوتی۔ کہ ان میں سے ایک بات بھی پوری نہ ہوتی۔ مگر خدا کی قدرت سے سب کچھ ایسا ہی ہؤا۔ جس طرح حضرت مرزا صاحب نے خدا سے علم پا کر پیشگوئی کی تھی۔ فرمانے لگے۔ میں خود اس کو سول ہسپتال میں دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ انہوں نے یہ واقعہ ٹھیٹھ پنجابی میں بڑے عمدہ پیرایہ میں بیان فرمایا۔ جس سے سب آدمیوں کو جو اس مجلس میں موجود تھے۔ خاص لطف آیا۔

خاکسار محمد رفیع صوفی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس میرپور خاص

احباب جماعت وعہدداران

کا

نہایت ضروری فرض

احباب کو علم ہے۔ کہ آج کل پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ جزو اول کی تیاری ختم ہو چکی ہے۔ اور اب جزوِ دوم کی تیاری شروع ہے۔ جزو دوم میں صرف انہی لوگوں کے نام درج ہو سکیں گے۔ جو حسب قواعد ایسا کرنے کے لئے اپنے حلقہ کے پٹواری یا محرر کو ۲۲ جون ۱۹۴۶ء تک تحریری درخواستیں دیں گے۔

ایسے افراد جن کے نام سابقہ فہرستوں میں ان کی درخواست پر درج ہوئے تھے۔ ان کو بھی جدید فہرستوں میں اندراج کے لئے دوبارہ درخواست دینی ہوگی۔ مفصل قواعد اور مسودہ ہائے درخواست ارسال خدمت ہیں۔ مہربانی فرما کر انہیں بغور ملاحظہ کرنے کے بعد اپنی جماعت کے ان تمام افراد کی مکمل فہرست تیار کر لیں۔ جو جزو دوم میں ووٹر بن سکتے ہیں۔ پھر ان سب سے حسب قواعد درخواست لکھوا کر اور ضروری تصدیق کرانے کے بعد حلقہ کے پٹواری یا محرر کو باقاعدہ رسید لے کر سپرد کر دیں۔ اور فہرست کی ایک نقل اپنے پاس رکھیں۔ اور ایک نقل بغرض ریکارڈ نظارت امور عامہ قادیان میں ضرور بھجوا دیں۔ مگر تاکید ہے کہ اس کام میں ہمیں بالکل کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس وقت ہماری معمولی سی غفلت آگے چل کر بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا انتہائی محنت اور مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ ۲۲ جون ۱۹۴۶ء کو یاد رکھیں۔ کیونکہ اس کے بعد درخواست نہیں دی جا سکتی۔ پس جملہ کارروائی اس سے قبل مکمل کی جانی ضروری ہے (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

ہدایات درباره فہرست رائے دہندگان

فہرست رائے دہندگان جزو دوم میں صرف ان اشخاص کے نام درج ہوں گے۔ جن کے نام درج کرنے کے لئے ان کو درخواست دینا ضروری ہے اور انہیں مندرجہ ذیل قواعد کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

وہ صفات جن کی بناء پر حق ووٹ ہو سکتا ہے:۔

(۱) اقوام مندرجہ جدول یعنی ادنیٰ اقوام کے تمام وہ اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ ان کے لئے خواندہ ہونا ضروری ہے (۲) تمام دیگر اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں جن کا ذکر فہرست اول میں آ چکا ہے۔ ان کے لئے پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے کوئی بڑے تعلیمی امتحان کا پاس شدہ ہونا۔

(۳) تمام عورتیں جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں وہ ذیل کے وجوہ پر ووٹر بن سکتی ہیں۔ (ا) خواندہ ہونا (ب) یا کسی ایسے شخص کی پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں ہونا جو کسی باقاعدہ فوج یا ٹیریٹوریل فورس کا افسر یا برطانوی ہند کی پولیس کا افسر یا سپاہی تھا۔ (۴) کسی ایسے شخص کی بیوی ہونا (الف) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا صوبہ کے اندر کم از کم پچاس روپے تک محصول میونسپل کمیٹی یا چھاؤنی تشخیص کیا گیا ہو (ب) یا کسی باقاعدہ فوج یا ٹیریٹوریل فورس کا افسر یا سپاہی یا برطانوی ہند کی پولیس کا افسر یا سپاہی رہا ہو۔ بشرطیکہ وہ نادیبی وجوہ کی بنا پر ڈسچارج یا برخاست نہ ہوا ہو۔ (ج) یا کسی ایسی غیر منقولہ جائیداد کا مالک ہو۔ جس کی مالیت کم از کم چار ہزار روپے ہو۔ یا کم از کم چھیانوے روپے سالانہ کرایہ وصول کرتا ہو۔ (د) یا کسی ایسی جائیداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار گذشتہ بارہ ماہ کے اندر مسلسل قابض رہا ہو۔ جس کا سالانہ کرایہ چھیانوے روپے ہو۔ (ہ) یا ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا سالانہ معاملہ کم از کم ۲۵ روپے ہو (و) یا ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو جس کی معافی یا جاگیر کم از کم پچاس روپے سالانہ ہو (ز) یا ایسی سرکاری زمین کا کم از کم تین سال کے لئے مزارع یا پٹہ دار ہو۔ جس کا سالانہ لگان پچیس روپے ہو۔ (ح) ایسی زمین کا حق موروثیت رکھتا ہو۔ جس پر کم از کم ۲۵ روپے سالانہ معاملہ ہو۔

(۵) ہر درخواست پر درخواست دہندہ کے اپنے دستخط لازمی ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل امور درج ہونے چاہئیں۔ (ا) نام ولدیت/زوجہ ذات۔ عمر۔ پیشہ اور سکونت (ب) اس بات کا اظہار کہ اندراج کے لئے اس سے پہلے کوئی درخواست نہیں دی۔ (د) جس کو صرف خواندگی یا تعلیمی صفت حاصل ہو۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ساری کی ساری درخواست اپنے ہاتھ سے لکھے اور درخواست میں اس بات کا اظہار کریں کہ ساری کی ساری درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

(۶) ا۔ درخواست پر تصدیق لکھی ہوئی ضروری ہے کہ وہ درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ تصدیق کسی مجسٹریٹ یا سب جج یا گورنمنٹ یا منظور شدہ سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس یا گورنمنٹ کے گزیٹڈ افسر یا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے کسی انسپکٹر یا سب رجسٹرار کے دستخط سے ہو سکتی ہے (ب) تعلیمی صفت کے لئے محکمہ تعلیم سے متعلقہ امتحان پاس کرنے کی سند یا مصدقہ نقل ہونی چاہیئے۔ اگر درخواست دہندہ صرف پرائمری پاس ہو تو اس کو اس پرائمری سکول کے رجسٹر داخل خارج کی ایک نقل مصدقہ پیش کرنی ہوگی۔

(۷) لیکن اگر درخواست دہندہ گورنمنٹ کا ملازم ہے یا کسی رجسٹرڈ باڈی کا ملازم ہے تو وہ اپنی درخواست کے ہمراہ اپنے دفتر کے افسر اعلیٰ کی تحقیقی سند پیش کردے کہ تعلیمی امتحان پاس ہے لیکن اگر درخواست دہندہ ایسے عہدہ پر فائز ہے یا ایسے کام پر لگا ہوا ہے جس کے لئے پرائمری یا اس سے کوئی بڑا تعلیمی امتحان پاس کرنا قانوناً گورنمنٹ یا لوکل باڈی کے رواج یا قاعدے کے رو سے ایک ضروری شرط ہو۔ یا درخواست دہندہ اپنی درخواست انگریزی میں لکھے۔ تو وہ پرائمری پاس کیا ہوا سمجھا جائے گا۔ اسی طرح درخواست دہندہ انڈین آرمی تھرڈ کلاس تعلیمی سرٹیفکیٹ رکھتا ہو۔ تو وہ پرائمری پاس تصور کیا جائے گا۔

(۸) اگر درخواست ایک بیوی کی طرف سے اپنے خاوند کی کسی صفت کی بنا پر ہو۔ تو اس صفت کا درج کرنا ضروری ہوگا۔

(۹) پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں کی درخواست کے ہمراہ پنشن سرٹیفکیٹ کے پہلے صفحے کے دوپر کے نصف حصے کے اندراجات کی نقل ہونی چاہیئے۔ اگر درخواست خود دی جائے۔ یا کسی کے ہاتھ روانہ کی جائے تو اصل پنشن سرٹیفکیٹ دکھا کر اسے واپس لیا جا سکتا ہے۔

(۱۰) ایسی سب درخواستیں ۲۴ جون ۱۹۴۷ء سے پہلے پہلے اپنے حلقہ کے پٹواری یا محرر یا جن کو ڈپٹی کمشنر نے اس غرض کے لئے مقرر کیا ہو دینی چاہئیں۔

ضروری نوٹ

اگر کسی ایسے شخص کا نام جو اس کی اپنی درخواست کے بعد فہرست رائے دہندگان میں درج نہیں ہو سکتا۔ سابقہ فہرست رائے دہندگان میں درج ہو چکا ہے۔ اور وہ شخص دوبارہ اپنے نام کا اندراج کروانا چاہتا ہو تو یہ کافی ہوگا کہ وہ اپنی درخواست میں واضح کرے کہ اس کا نام سابقہ فہرست رائے دہندگان کے فلاں جزو میں درج ہے۔ اور یہ درخواست کرے کہ اس کا نام نئی فہرست رائے دہندگان میں درج کیا جائے۔ اگر اندراج نام کی درخواست خواندگی یا پرائمری پاس ہونے یا کسی مساوی یا اعلیٰ معیار تعلیم پر مبنی ہے تو سالم درخواست اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہونی چاہیئے۔

ناظر امور عامہ قادیان

139

مسودہ درخواست نمبر ۱

برائے مستورات بوجہ خواندگی۔ برائے مرد بوجہ تعلیمی امتحان پاس کرنے کے

جناب عالی! مہربانی فرما کر میرا نام فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی میں درج فرمائیں میں خواندہ ہوں (یا اگر درخواست کنندہ مرد ہو تو یوں لکھے کہ) میں پرائمری پاس ہوں (یا جو امتحان اس سے اوپر کا پاس کیا ہو اس کا ذکر کیا جائے۔ اور اس کی مصدقہ نقل بھی شامل کرنی ہوگی) اس درخواست کے علاوہ میں نے کسی اور جگہ نام درج کرانے کے لئے درخواست نہیں دی اور یہ ساری درخواست میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے

نام ...... ولدیت/زوجہ ...... ذات ...... عمر ......

پیشہ ...... سکونت ...... دستخط درخواست کنندہ

تصدیق

(قاعدہ ۶ الف میں جو منسلکہ مطبوعہ ہدایات میں درج ہے۔ جن افسران کا ذکر ہے۔ ان میں سے کسی کے سامنے درخواست کنندہ درخواست لکھ کر تصدیق کروا لے۔ اور امتحان کے پاس کرنے کے سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل شامل کی جائے)

مسودہ درخواست نمبر ۲

(ان مستورات کے لئے جن کو اپنے خاوند کی کسی صفت کی وجہ سے حق رائے دہندگی حاصل ہو)

جناب عالی! مہربانی فرما کر میرا نام فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی میں درج فرمائیں۔ کیونکہ ذیل کی وجوہ سے میں حقدار ہوں (یہاں وہ صفات درج کی جائیں) .... اس کے علاوہ میں نے کسی اور جگہ اپنا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کروانے کے لئے درخواست نہیں دی۔

نام ...... ولدیت/زوجہ ...... ذات ...... عمر ...... پیشہ ...... سکونت ......

تصدیق

اس جگہ خاوند کی اس صفت کی تصدیق کروائی جائے۔ جس کی بنا پر اس کی بیوی کو رائے دہندگی کا حق حاصل ہوتا ہے۔

مسودہ درخواست نمبر ۳

(ان افراد کے لئے جن کے نام سابقہ فہرستوں میں درج ہو چکے تھے۔ اور اب جدید فہرستوں میں بھی درج کرانے کی درخواست کرنی ہے)

جناب عالی! مہربانی کر کے میرا نام فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی میں درج فرمائیں۔ میں ذیل کی وجوہ سے حقدار ہوں (یہاں وہ صفت درج کی جائے) .... میرا نام پہلی فہرست رائے دہندگان میں نمبر ...... درج ہے

نام ...... ولدیت/زوجہ ...... ذات ...... عمر ...... پیشہ ...... سکونت ......

(اگر درخواست کنندہ کو حق رائے دہندگی خواندگی یا تعلیمی صفت کی بنا پر حاصل ہو۔ تو درخواست ساری کی ساری اپنے ہاتھ سے لکھی جائے۔ اور ساتھ یہ بھی لکھا جائے کہ میں نے یہ درخواست ساری اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اشباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثر بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو اشباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۳؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بواسیر کا شرطیہ علاج

پندرہ روز میں بلا تکلیف دوائی کے لگانے اور استعمال سے مسّے گر جائیں گے اور ہر قسم کے عوارض بواسیر کے متعلق مسوں کے گر جانے کے بعد ہی دور ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت مند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت حسب ذیل ایڈریس پر بات چیت کر سکتے ہیں:۔

نوٹ:۔ یہ میرا ہزاروں مریضوں پر تجربہ ہے بالکل کوئی تکلیف اور درد نہیں ہوتی اور مریض بدستور اپنا کام کر سکتا ہے۔

ملاقات کا وقت صبح ۶ بجے سے لیکر ۱۲ بجے تک شام ۶ بجے سے ۷ بجے تک:۔

حکیم فضل الٰہی محلہ دار التعلیم نزد زنانہ گرلز سکول قادیان ضلع گورداسپور

ذیابیطس کے مریضوں کو مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ بیاض نور الدین میں تحریر فرماتے ہیں کہ ذیابیطس کے مریضوں کو مصفیات اور مقویات دم یعنی خون صاف کرنے والی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں ذیابیطس کے مریضوں میں قوت مدافعت کم ہوتی ہے۔ ان کو اگر پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو وہ بہت مشکل سے اچھی ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ کاربنکل تک نوبت پہونچتی ہے جو مہلک ثابت ہوتا ہے۔ خون صاف اور پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول سب سے زیادہ "صندلین" استعمال کرواتے تھے۔ قیمت یک صد قرص جو ڈیڑھ ماہ کے لئے کافی ہیں۔ دو روپے۔ علاوہ خرچ ڈاک و پیکنگ۔

جاری کردہ:۔ دواخانہ نور الدین قادیان

باجلاس جناب چوہدری محمد ظفر الیسین آفیسر صاحب بہادر ضلع امرتسر

بمقدمہ نرنجن سنگھ ولد ہیرا سنگھ جٹ ساکن اودھونگل تحصیل امرتسر مدعی بنام اجاگر سنگھ بشاکھا سنگھ پسران اوتم سنگھ ہزارہ سنگھ ولد شام سنگھ ندھان سنگھ ولد ہیرا سنگھ جٹ ساکن مذکور مدعا علیہم

قسم مقدمہ فک الرہن اراضی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں جملہ مدعا علیہم پر معمولی طریق سے تعمیل ہونی مشکل ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بغرض جواب دہی مقدمہ ہذا بتقرر ۲۱ ؍۶ کو وقت ٹھیک ۸ بجے صبح بمقام امرتسر عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر آویں۔ بصورت دیگر ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء بہ دستخط ہمارے و ثبت مہر عدالت جاری کیا گیا۔

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول امرتسر

دستخط حاکم

مہر عدالت

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین ۳ روپیہ میں

- اسلامی اصول کی فلاسفی ۔۔۔ ۱-۲-۱
- پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۱
- نماز مترجم باتصویر ۔۔۔ ۴
- پیغام صلح و دیگر مضامین ۔۔۔ ۴
- محمد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر کارنامے ۔۔۔ ۴
- دنیا کا آئندہ مذہب ۔۔۔ ۴
- آسمانی پیغام ۔۔۔ ۴
- دونوں جہان میں فلاح یا نیکی راہ ۔۔۔ ۴
- نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ ۔۔۔ ۴
- تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعام ۔۔۔ ۲ - ۴

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

میک ورکس کے حصص

کارخانہ کے کل حصص ایک صد ہیں۔ اس میں سے بائیس ۲۲ حصص کو رہن کیا جا رہا ہے۔ ایک حصہ دو ہزار روپیہ میں رہن ہوگا۔ مرتہن صاحب کو ۵ سے ۱۰ فی صدی تک نفع کی امید ہو سکتی ہے۔ پچھلے تجربہ سے یہی اندازہ ہے۔ لیکن اب اس کارخانہ کی شہرت ہندوستان سے بھی باہر جا چکی ہے۔ اس لئے آئندہ زیادہ نفع کی بھی امید ہو سکتی ہے۔ ایک شخص کل یا جز حصص رہن لینے کا مجاز ہوگا۔

خان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ کوٹھی دار السلام قادیان

اعلان نکاح

عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت خان محمد نواز خان صاحب آف سیالکوٹ کا نکاح قریشی عبد المنان صاحب پسر بابو احمد اللہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۶ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے آمین

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل قادیان

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

۱۶۵

پوری پوری طرح تعاون کیجئے

—— مسٹر نہرو

"غذائی صورت حال کا قطعی تقاضا یہی ہے۔ کہ پورا پورا تعاون کیا جائے تاکہ تباہی سے بچا جا سکے۔ اسیطرح یہ بوجھ سب پر یکساں ڈالا جا سکے۔ خصوصیت سے عام طور پر پبلک کا تعاون بہت ضروری ہے"——

بیان ۱۷ فروری

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ نہ خریدئے نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپکے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے۔ تو یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کیلئے اٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چوربازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے چوربازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۸ جون - ہندوستانی سائنسدانوں کا ایک وفد امپائر سائنٹیفک کانفرنس میں شرکت کرنے لنڈن جا رہا ہے۔ کانفرنس ۱۷ جون کو شروع ہو گی۔

ہلسنکی ۸ جون - کل دس ہزار مزدوروں نے پارلیمنٹ سکوئر میں مظاہرہ کیا۔ اور حکومت پر اس امر کے لئے زور دیا کہ رجعت پسند اخباروں کو ضبط کر لیا جائے اور سوشلزم کو ترقی دی جائے۔

لنڈن ۸ جون - ملک خضر حیات خاں ٹوانہ ۱۹۳۵ء کے بعد پہلی مرتبہ انگلستان آئے ہیں۔ آپ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا میرا خیال تھا کہ لنڈن بمباری کی وجہ سے بری طرح تباہ ہو چکا ہو گا۔ مگر اچھا ہوا کہ میرے خدشات صحیح نہیں نکلے۔ ملک صاحب اگلے جمعہ کو ملک معظم سے ملاقات کر کے نائٹ کی نشان آف آرڈر آف سٹار کا امتیازی نشان۔ اور ۲۶ جون آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سول لاز کی آنریری ڈگری حاصل کریں گے۔ آپ چند ہفتے وہاں مقیم رہیں گے۔

لاہور ۸ جون - پریذیڈنٹ این ڈبلیو آر سنٹرل سٹرائیک کمیٹی نے ایک بیان میں کئی ریلوے مزدوروں کی گرفتاری کے خلاف اظہار ناراضگی کرتے ہوئے ریلوے بورڈ کو متنبہ کیا ہے کہ اس قسم کے متشددانہ طریقے مزدوروں کی سپرٹ نہیں کچل سکتے۔ ریلوے بورڈ کی انتہائی اشتعال انگیز پالیسی سے اس کے سوا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ کہ ۲۷ جون سے پہلے پہلے ہڑتال ہو جائے گی اور اس کی ذمہ داری ریلوے حکام پر ہو گی۔

دہلی ۸ جون - آج پنڈت نہرو نے آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کی جنرل کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کانفرنس کے ان مقاصد کا اعادہ کیا کہ تمام ریاستوں میں ذمہ دار حکومتیں ہوں۔ اور والیان ریاست محض آئینی حکمران ہوں۔

لکھنؤ ۸ جون - یو پی گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ جیلوں میں ہر قسم کے قیدیوں کو اخبارات صابن اور تیل وغیرہ ملا کریں۔

واشنگٹن ۸ جون - امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ ریلوے ہڑتال اور سیلاب کی وجہ سے ۲½ لاکھ ٹن غلہ باہر نہیں جا سکا۔

لنڈن ۸ جون - انڈیا آفس کے نمائندوں میں سے ایک نے بیان دیا کہ اب ہماری آنکھیں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر ہیں کہ وہ بھی برطانوی تجاویز کو منظور کرے تا فوری طور پر عارضی حکومت معرض وجود میں آ سکے۔

یروشلم ۸ جون - پرسوں رات عربوں اور یہودیوں کی دو پارٹیوں کے مابین زبردست تصادم ہو گیا۔ فریقین کی تعداد ایک ہزار تھی لڑائی میں اسلحہ کا کام پتھروں سے لیا گیا۔ متعدد اشخاص شدید مجروح ہوئے جب پولیس نے متصادمین کو منتشر کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی خشت باری کا نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۸ جون - آج لنڈن میں یوم فتح کی تقریب نہایت تزک احتشام کے ساتھ منائی گئی۔ تمام برطانوی ممالک کی فوجوں نے پریڈ میں حصہ لیا ہے۔

امرتسر ۸ جون - اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں بتایا کہ وائسرائے اور وزارتی مشن سے ان کی ملاقات ناکام ہو چکی ہے۔ اب سکھوں کے آئندہ رویہ کا فیصلہ پنتھک کانفرنس میں کیا جائے گا۔ جو عنقریب امرتسر میں ہو گی۔

نئی دہلی ۸ جون - اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی توپ خانہ کی پانچ رجمنٹوں کو پیراشوٹ رجمنٹوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اگر کبھی جنگ پر جانے کی ضرورت پڑی۔ تو وہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ میدان جنگ میں اسلحہ پہنچانے کا کام کریں گی۔

بٹاویہ ۸ جون - انڈونیشیا کے صدر نے جاوا میں محاصرہ کی سی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ آپ نے کہا گو ابھی سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔ لیکن لوگوں کو صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

لاہور ۸ جون - پنجاب کے سول سپلائی افسر نے بتایا۔ کہ نئی فصل مارکیٹ میں آنے کے وقت سے لے کر اب حکومت پنجاب ایک لاکھ ۹۲ ہزار ٹن اناج خرید چکی ہے۔ ۲۷ جون کو ریلوے ملازمین کی مجوزہ ہڑتال سے پیدا شدہ متوقع حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ پانچ بڑے شہروں یعنی انبالہ لدھیانہ جالندھر ملتان اور سیالکوٹ میں راشن سسٹم جاری ہو چکا ہے۔

رام پور ۸ جون - کل رام پور اور نواحی دیہات میں شدید طوفان صرصر آیا۔ جس سے زبردست نقصان ہوا۔ مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ درخت تار اور ٹیلیفون کے کھمبے اکھڑ گئے۔

واشنگٹن ۸ جون - مسلم لیگ نے وزارتی تجاویز کو منظور کر لینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر امریکہ کے تمام سیاسی حلقوں میں ازحد مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے نمائندہ نے کہا۔ کہ یہ واقعہ ہندوستان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

لنڈن ۸ جون - دارالعوام کے تمام حلقے مسلم لیگ کے فیصلہ کا خیر مقدم کر رہے ہیں اور اس امید کا اظہار کر رہے ہیں کہ اب ملک میں اندرونی پارٹیوں کا بہت جلد باہمی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

برلن ۸ جون - برلن میں سل ودق کی بیماری بہت بڑھ رہی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کم از کم ۱۶ ہزار افراد ایسے ہیں جن کا مرض متعدی مرحلے تک پہنچ چکا ہے یہ لوگ نہایت گنجان آباد گھروں اور بموں سے تباہ شدہ عمارتوں میں سکونت پذیر ہیں۔

بیروت ۸ جون - سات عرب ممالک کی نمائندہ عرب لیگ کونسل کا اجلاس کل منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مسئلہ فلسطین کے متعلق ان سفارشات پر غور کیا جائیگا۔ جو عرب حکمرانوں کی کانفرنس میں کی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۸ جون - معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس وزارتی تجاویز کو اس شرط پر ماننے کے لئے آمادہ ہے۔ کہ عارضی حکومت کی تشکیل میں کانگرس اور لیگ کو مساوی نمائندگی نہ دی جائے۔ کانگرس کا مطالبہ ہے۔ کہ سات نشستیں کانگرس اور پانچ مسلم لیگ کو دی جائیں۔ مسلم لیگی حلقوں کا خیال ہے کہ حکومت اس مطالبہ کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو گی۔ کیونکہ کانگرس مساوات کے اصول کو خود شملہ میں گذشتہ سال تسلیم کر چکی ہے۔

لاہور ۸ جون - سونا ۱۰۴/۴ چاندی ۱۲۰/۱۲ پونڈ ۸۵/- امرتسر سونا ۱۰۴/۱۲ ۱۰۷

لاہور ۸ جون - حکومت پنجاب نے سابق فوجیوں کے لئے آٹھ ہزار سرکاری نوکریاں مخصوص کر دی ہیں۔ ان میں سے تیس فیصدی آسامیاں ماہ جون کے آخر تک پُر کر دی جائیں گی۔

یروشلم ۸ جون - آج ۵ سو یہودیوں کے ایک جہاز نے ناجائز طور پر فلسطین میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ یہ جہاز اب ایک برطانوی تباہ کن جہاز کے پہرہ میں حیفا لایا جا رہا ہے۔

اسکندریہ ۸ جون - یوم فتح کی تقریب پر برطانوی فوج کے مرکز میں ایک بم پھٹ گیا۔ جس سے کئی برطانوی سپاہی مجروح ہوئے۔ ایک گروہ نے برطانوی علاقہ میں دو کاروں کو آگ لگا دی پولیس کو تحقیقات کرنے پر اطالوی ساخت کے کئی بم شہر کے مختلف مقامات سے ملے ہیں۔

نئی دہلی ۸ جون - پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ امر تعجب انگیز ہے۔ کہ برطانوی تجاویز کے سلسلے میں جو گفت و شنید ہوئی۔ اس میں ریاستی رعایا کے نمائندوں کو شریک نہیں کیا گیا حالانکہ ریاست کے عوام اپنی نمائندگی والیان ریاست سے کرانا نہیں چاہتے وہ کبھی یہ برداشت نہیں کریں گے۔ کہ ان کی قسمت کا فیصلہ والیان ریاست یا ان کے نامزد اشخاص کریں۔

نئی دہلی ۸ جون - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دو گھنٹے تک ہوا کل دو بجے سہ پہر منعقد ہو گا۔ مولانا آزاد صدر کانگرس نے ایک بیان میں بتایا کہ اس وقت تک وائسرائے کی طرف سے ملاقات کی دعوت مجھے موصول نہیں ہوئی۔

نئی دہلی ۹ جون - اڑھائی گھنٹے تک آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر جناح نے وائسرائے سے اپنی ملاقات کی تفصیل بیان کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے ایک مکتوب کے ذریعے وائسرائے کو ان کا وہ وعدہ یاد دلایا ہے جو عارضی حکومت میں کانگرس اور لیگ کو یکساں نمائندگی دینے کے متعلق انہوں نے کیا تھا۔ مسٹر جناح نے لکھا ہے اگر اس وعدے کا ایفا نہ کیا گیا۔ تو عین ممکن ہے کہ مسلم لیگ نمائندہ اسمبلی سے تعاون کرنے سے انکار کر دے۔